غیر مسلموں کے حلال تصدیقی اداروں کی شرعی حیثیت

مفتی شعیب عالم

تمہید

کوئی ایسا ادارہ جو مصنوعات کے حلال ہونے کی تصدیق کرتا ہو اور اس بنا پر حلال کا سرٹیفکیٹ دیتا ہو، مگر وہ ادارہ کسی غیر مسلم ملک یا فرد کا ہو تو کیا شریعت میں ایسے حلال تصدیقی ادارے کی تصدیق کا اعتبار ہوگا؟ اور اس بنا پر کسی پروڈکٹ کو حلال تصور کرتے ہوئے مسلمانوں کے لیے اس کا استعمال جائز ہوگا؟ ان سطور میں شریعت کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔

سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ حلال وحرام کا تعلق شریعت کے کس دائرے سے ہے؟

دوسرے یہ کہ کسی شئے کے متعلق یہ کہنا کہ وہ حلال ہے یا حرام ہے، اس کا درجہ خبر کا ہے یا شہادت کا؟ کیونکہ شرعی لحاظ سے دونوں کے احکام میں فرق ہے۔

تفصیل

1:......حلال وحرام کا تعلق دیانات سے ہے، یعنی ان حقوق سے ہے جو بندے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتے ہیں۔ جو حقوق بندے اور اس کے رب کے درمیان ہوتے ہیں انہیں حقوق اللہ کہتے ہیں، مگر انہیں اس نام سے اس وجہ سے موسوم نہیں کرتے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ ہے، کیونکہ وہ حاجتوں سے مبرا ہے اور نہ ہی اس نام سے موسوم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ حقوق خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں، کیونکہ تمام ہی حقوق اسی نے پیدا کیے ہیں، بلکہ انہیں حقوق اللہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں کسی خاص شخص کے بجائے معاشرے کی بہبود اور جماعت کا فائدہ متصور ہوتا ہے اور ان کی خلاف ورزی میں ضرر عظیم ہوتا ہے، پس حق اللہ کو مفاد عامہ اور عامہ خلائق کے مترادف سمجھنا چاہیے۔

2:......ان حقوق کو حقوق اللہ سے موسوم کرنے سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ان کو اسی طریقے سے بجالانا چاہیے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور اس میں عقل ومنطق کے گھوڑے نہیں

جس طرح تم برائی سننے کو ناپسند کرتے ہو، اسی طرح اپنے آپ کو مدح سرائی سے بھی بچاؤ۔ (معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ)

13 : ......قرآن کریم حکم دیتا ہے کہ اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر کی اطاعت کرو:

’’یَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوْا الرَّسُوْلَ وَأُوْلِيْ الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۔‘‘ (النساء:۵۹)

اولوالامر کے ساتھ (منکم) کا لفظ قابل غور ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان اولوالامر کی اطاعت کرو جو تم سے ہو یعنی مسلمان ہو، معلوم ہوا کہ غیر مسلم کی اطاعت کو قرآن کریم مسلمانوں پر لازم نہیں قرار دیتا۔ اسی آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلم کو بحیثیت کارکن تو کسی کام میں شریک کیا جاسکتا ہے، لیکن کلیدی آسامی اس کے سپرد نہیں کی جاسکتی۔ تاریخ کے بعض ادوار میں غیر مسلم کلیدی عہدوں پر فائز رہے ہیں، مگر وہ تاریخ ہے شریعت نہیں، مسلم سلاطین کا ذاتی عمل ہے، حکم ربانی نہیں، بادشاہوں کی دریا دلی اور صلح جوئی ہے، اسلام کی عطا کردہ Rئش و رعایت نہیں۔

14 : ......مسلم سیاسی مفکرین صاف لکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کو قوت اور طاقت نہیں دینی چاہیے، کیونکہ یہ خود مسلمانوں کے حق میں ضرر رساں اور نقصان کا باعث ہے۔

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں حلال کھانے کا حکم غیر مسلموں کو بھی ہے، چنانچہ قرآن کریم میں ’’یَـا أَيُّهَـا النَّـاسُ ‘‘ کہہ کر پوری نوع انسانیت کو حلال کھانے کی دعوت دی گئی ہے، لہٰذا جب غیر مسلم بھی اس حکم کے مخاطب ہیں تو اس حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اگر وہ حلال سے متعلق تصدیقی ادارے قائم کرتے ہیں تو انہیں اس کی اجازت ہونی چاہیے۔ مگر یہ شبہ اپنے اندر وزن نہیں رکھتا، کیونکہ خود حلال کھانے اور مسلمانوں کے لیے حلال کی اتھارٹی بن جانے میں بڑا فرق ہے۔

پھر اگر یہ شبہ درست تسلیم کرلیا جائے تو اس کا دائرہ بہت دور تک پھیل جاتا ہے، { : حلال کی طرح عدل وانصاف بھی اسلام کی ایک آفاقی اور عالمگیر دعوت ہے، مگر مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ ایسے مسلمان حکام کے پاس دادرسی اور طلب انصاف کے لیے حاضر ہوں جو قرآن وسنت کے مطابق ان کے تنازعات کا تصفیہ کریں، مگر جو شبہ اوپر ذکر کیا گیا ہے اس سے لازم آتا ہے کہ ایک غیر مسلم جج بھی مسلمانوں کا مقدمہ فیصل کرسکتا ہے۔

علاوہ ازیں غیر مسلم اسلام کے اعتقادی مسائل کے تو مخاطب ہیں، مگر راجح قول کے مطابق فروعات کے مخاطب نہیں اور حلال وحرام کا تعلق ثانی الذکر سے ہے۔ اگر حلال وحرام میں ان کی اتھارٹی کو تسلیم کرلیا جائے تو پھر دیگر فروعی احکام { نماز وروزہ میں ان کی اس حیثیت کو تسلیم کیا جانا چاہیے، کیونکہ فروعی احکام ہونے میں نماز وروزہ اور حلال وحرام برابر ہیں اور جب فروعی احکام میں ان کی اتھارٹی تسلیم کرلی جائے تو پھر انہیں اقامتِ صلوۃ کی بھی اجازت ہونی چاہیے، یعنی غیر مسلم اگر مسجد بنائے اور اس کا نظم سنبھالے تو پھر اس پر کوئی اشکال نہیں ہونا چاہیے، حالانکہ کوئی بھی مسلمان ان کو یہ حیثیت دینے کو تیار نہ ہوگا۔

بحث کے نتائج

1 : ...... پیرا نمبر: ۱ اور نمبر: ۲ سے واضح ہوا کہ حلال وحرام کا تعلق حقوق اللہ سے بھی بنتا ہے اور حقوق اللہ کی خلاف ورزی پر ریاست کو باز پرس کرنی چاہیے۔ اس لیے ریاستی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے حکومت غیر مسلموں کو حلال تصدیقی ادارے قائم کرنے اجازت نہ دے۔

2 : ...... حقوق اللہ کو اس طرح ادا کرنا چاہیے جس طرح اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر کیا ہے، کیونکہ حق اللہ سے مقصود اللہ تعالیٰ کی منشأ کو پورا کرنا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی منشأ کے خلاف اپنی منشأ پر عمل حق اللہ کو مجروح کرنا ہے جس سے احتیاط چاہیے۔ دیکھیں پیرا نمبر: ۳

3 : ...... پیرا نمبر: ۴ سے واضح ہوا کہ حلال وحرام کی تصدیق شہادت ہے اور غیر مسلم حلال وحرام کے متعلق شہادت کا اہل نہیں۔

4 : ...... غیر مسلم کو حلال وحرام کی اتھارٹی دینا انہیں ایک بالا دست قوت تسلیم کرنا ہے، جب کہ حکم یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے دست نگر بن کر رہیں۔ دیکھیں پیرا نمبر: ۴

5 : ...... حلال وحرام کو اگر حق اللہ تسلیم نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے شہادت تسلیم کیا جائے تو اس کے دیانات میں سے ہونے کا کوئی انکار نہیں کرسکتا اور پیرا نمبر: ۵ میں حوالوں سے واضح ہوا کہ دیانات میں غیر مسلم کی خبر معتبر نہیں۔

6 : ...... غیر مسلم کو حلال وحرام کی اتھارٹی دینا اپنی معاشی قوت ان کے سپرد کرنا ہے۔ ان پر حلال وحرام کے متعلق بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان کی شمولیت سے قوی امکان اس مشن کی ناکامی کا ہے۔ وہ دین اسلام سے محروم ہونے کی وجہ سے ایک عبادت سمجھ اور مذہبی اسپرٹ کے ساتھ اس کام کو انجام نہیں دے سکتے۔ پیرا نمبر ۱۰، ۱۱

7 : ...... مسلمان ہونے کے ناطے حلال کا تعارف اور اس سے آگہی پھیلانا ہماری ذمہ داری ہے، جب کہ غیر مسلموں کی شرکت سے یہ دعوت اور اسکیم ناکام ہو جائے گی، کیونکہ مسلمان اپنے دین کے معاملہ میں ان پر بھروسہ کرنے کو تیار نہیں اور یہ عین ممکن ہے کہ ان کا مقصد ہی اس اسکیم کو ناکام بنانا ہو۔ پیرا نمبر: ۱۳ سے معلوم ہوا کہ غیر مسلموں کو حتمی اتھارٹی نہیں دینی چاہیے اور آخری پیرا کا حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو اہم اور کلیدی مناصب اپنے پاس رکھنے چاہئیں۔

اختتامیہ

پاکستان میں خالص خوراک کا قانون ’’Pure Food‘‘ مجریہ ۱۹۶۰ء نافذ ہے جس میں اشیاء خورد ونوش کو تیاری سے لے کر فروخت تک ملاوٹ اور مضر صحت اجزاء سے بچانے کا طریقہ کار وضع

کیا گیا ہے، مگر یہ قانون حلال وحرام کے معیارات کے حوالے سے ناکافی ہے، کیونکہ اس کی وضع کا ہدف ومقصد ہی یہ نہ تھا۔ اس وقت حلال وحرام کے متعلق دو سرکاری ادارے کام کر رہے ہیں، ایک پاکستان اسٹینڈرڈز اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی (psqca) اور دوسرا پاکستان نیشنل اینڈ ایکریڈیٹیشن (pnac) دونوں ادارے وزارت سائنس وٹیکنالوجی کے ماتحت ہیں۔ اول الذکر حلال وحرام کے متعلق قانون سازی کرتا ہے اور مؤخر الذکر اس کی تنفیذ وتعمیل کرتا ہے۔ پاکستان میں کسی کمپنی کو حلال سرٹیفکیشن کی اجازت دینا یا نہ دینا ان ہی سرکاری اداروں کا کام ہے۔

آج سے کچھ عرصہ قبل جب یہ بازگشت سنائی دینے لگی کہ غیر مسلم بھی اس میدان میں کودنے کی تیاری میں ہے تو اس وقت اپنے فہم کے مطابق یہ تحریر تیار کی گئی اور ایک موقر حلال تصدیقی ادارے سنہا (sanha) نے دونوں اداروں کو پیش کردی، مگر مقام افسوس ہے کہ جو خدشہ تھا وہ سامنے آ گیا اور پنیک نے غیر مسلموں کے قائم کردہ ایک ملٹی نیشنل ادارے (sgs) کو پاکستان میں حلال سرٹیفکیشن کی اجازت دے دی ہے۔ ’’sgs‘‘ کا صدر دفتر جنیوا سوئٹزرلینڈ میں ہے اور یہ ادارہ انسپکشن، ویری فیکیشن، ٹیسٹنگ اور سرٹیفکیشن کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔

دوسری طرف مقام شکر ہے کہ گزشتہ مہینے کی تیرہ اور چودہ تاریخ کو ترکی کے شہر استنبول میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے مسلمانوں کے حلال تصدیقی ادارے شریک ہوئے اور کانفرنس کے اختتام پر یہ مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا کہ حلال وحرام کے متعلق غیر مسلموں کی مداخلت قبول نہیں کی جائے گی۔ کانفرنس کا اعلامیہ طویل، خوش آیند، اور ترکوں کی قائدانہ تاریخ اور خوددارانہ جذبات کا بھرپور ترجمان ہے، جسے ضمنی حیثیت سے نہیں، بلکہ مستقل موضوع کے طور پر زیر بحث لانا مناسب ہے۔